برف پگھل رہی ہے

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

ایک شخص نے برف خریدی، ادائیگی کر دی مگر برف کے ٹکڑے کو ادھر ادھر پلٹ کر دیکھنے لگا۔ ساتھ کھڑے ایک عقل مند نے پوچھا بھائی! کیا دیکھ رہے ہو۔ اس نے کہا میں نے پیسے تو اس سارے ٹکڑے کے دیے ہیں مگر مجھے لگ رہا ہے کہ یہ پگھل رہی ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں یہ کہاں سے پگھل رہی ہے؟ پتا ہی نہیں چل رہا۔ یہ لطیفہ نہیں حقیقت ہے۔ اگر برف سے فائدہ نہیں اٹھالیا گیا تو گھر پہنچنے تک بہت سی پگھل چکی ہوگی اور اگر گھر دور ہوا تو پھر تو بہت احتیاط کرنا پڑے گی۔

اچھے وقتوں کی بات ہے ایک آدمی اپنی ریڑھی پر برف بیچ رہا تھا۔ وہ آواز لگا رہا تھا: اِرْحَمُوْا مَنْ یَذُوْبُ رَأْسُ مَالِہٖ۔ لوگو! اس شخص کے حال پر ترس کھاؤ جس کا راس المال ہی پگھلتا جارہا ہے ایک اللہ والا پاس سے گزر رہا تھا وہ تڑپ گیا، اس پر حال طاری ہوگیا۔ عقیدت مند ہمراہ تھے۔ وہ بھی اپنے حضرت کی کیفیت سے متاثر ہوئے مگر عرض کیا حضرت وہ تو برف کی بات کر رہا ہے۔ فرمایا نادانو! وہ میری زندگی کی بات کر رہا ہے اس کی برف تو چند ٹکوں کی ہے۔ مگر میری زندگی میرا سرمایہ لاکھوں کروڑوں کا نہیں، بے حساب بے بہا خزانہ ہے یہ برف سے زیادہ تیزی کے ساتھ پگھلتا جارہا ہے۔ آخرت کی نہ ختم ہونے والی زندگی کی بنیاد یہی زندگی کی چند گھڑیاں ہیں۔ خالق محبوب نے فرمادیا ہے وَمَنْ یَشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ، اللہ کی رضا کے لیے اپنی یہ متاع حیات اس کے ہاتھ بیچ دو۔ دنیوی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔ جو کوئی سرکشی کی راہ اختیار کرے اور دنیوی زندگی (کی آسائشوں) کو ترجیح دے تو بے شک اس کا انجام کار ٹھکانا بھڑکتی آگ ہے اور جو کوئی اپنے رب کے حضور حاضری سے ڈرا اور نفسانی خواہشات (کی پیروی) سے بچ گیا تو بلاشبہ جنت (اور اس کا ہمیشہ رہنے والا عیش وآرام) اس کا ٹھکانا ہے۔ میرے عزیزو! خاتم النبیین خاتم المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اس کے مقدس اصحاب کی پیروی اور آخری ہادی ومہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندہ علماء و اولیاء کی رہنمائی میں یہ چند گھڑیاں گزرالو۔ اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ وَلَنَا فِیْھَا طَاعَۃٌ دنیا حقیقت میں ایک گھڑی وقت ہے اور ہم ان شاءاللہ ضرور اسے اللہ اور رسول کی فرمانبرداری میں گزاریں گے۔ میرے عزیزو! اب قیامت تک کوئی نبی کوئی رسول نہ آئے گا۔ ہدایت واضح ہوچکی۔ جس کی مرضی ہو مان کر چلے اور جس کی مرضی ہو انکار کر دے مگر خوب غور کر لے۔ برف پگھل جائے گی تو واپس نہ آئے گی۔ زندگی کے لمحات گزر جائیں گے تو اللہ کے ہاں آہ وزاری بھی کام نہ آئے گی وہاں کہے گا رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ جواب ملے گا کَلَّا اِنَّھَا کَلِمَۃٌ ھِیَ قَائِلُھَا۔ میرے رب مجھے واپس کر دے۔ اب اچھے اعمال کروں گا مگر جواب ہوگا، دنیا ختم ہوچکی واپسی ممکن نہیں اور ویسے بھی تو گپ لگا رہا ہے۔ جو تو پہلے کرتا تھا اب بھی وہی کرے گا۔ اور دوسری طرف فرمانبرداروں کو پکار ہوگی ''اے نفس مطمئنہ، اے میرے بندوں میں داخل ہو جا، میری جنت میں داخل ہوجا یہ تیرے ہی لیے ہے۔